السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دوران سفر پوری نماز ادا کرنا شرعاً جائز ہے یا قصر ہی پڑھنی چاہیے؟ کتاب و سنت کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب نماز فرض ہوئی تو سفر و حضر کی تمام نمازیں دو دو رکعت پر مشتمل تھیں، ہجرت کے بعد سفر کی نماز کو جوں کا توں رکھا گیا البتہ حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا چنانچہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ تعالی نے جب نماز فرض کی تو سفر و حضر میں دو، دو رکعتیں فرض کیں پھر سفر کی نماز تو اسی حالت پر برقرار رہی اور حالت اقامت کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا۔[1]

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کی زبان کے ذریعے حضر کی نماز کے لیے چار رکعت مقرر کی ہیں، سفر کی ان روایات کا تقاضا ہے کہ دوران سفر قصر نماز پر اکتفا کیا جائے، البتہ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دوران سفر پوری نماز پڑھنا بھی ثابت ہے چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں ' میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ دوران سفر قصر کرتے تھے لیکن میں پوری نماز پڑھتی تھی، آپ نے روزے سفر میں نہیں رکھے جبکہ میں بحالت روزہ سفر کرتی تھی۔[2]

بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی دوران سفر پوری نماز پڑھ لیا کرتے تھے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں قصر بھی کرتے تھے اور پوری نماز بھی پڑھتے تھے اور روزہ بھی رکھتے تھے کبھی افطار بھی کر دیتے تھے۔[3]

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا سفرِ حج میں قیام منیٰ کے دوران پوری نماز پڑھنا ثابت ہے، محدثین نے اس کی مختلف توجیہات بیان کی ہیں؟ نیز ان سے دیگر اسفار میں وفات تک قصر کرنا بھی ثابت ہے۔[4]

تابعین عظام رحمة اللہ علیہم سے بھی ایسا کرنا ثابت ہے چنانچہ مشہور تابعی ابو قلابہ فرماتے ہیں: اگر تم سفر میں دو رکعت پڑھو تو سنت ہے اور اگر چار رکعت پڑھو تو بھی سنت ہے۔[5]

حضرت عطاء بن ابی رباح رحمة اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اگر قصر کرو تو رخصت ہے اور اگر چاہو تو پوری نماز پڑھ لو۔[6]

حضرت امام شافعی رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دوران سفر قصر کرنا رخصت ہے اور اگر کوئی پوری پڑھے تو جائز ہے۔[7]

ہمارے رجحان کے مطابق عزیمت یہ ہے کہ دوران سفر نماز قصر پڑھی جائے، اس میں زیادہ ثواب ہو گا، اور اگر کوئی سفر میں نماز پوری پڑھتا ہے تو اس کی گنجائش ہے اور ایسا کرنا جائز ہے، بہرحال اس مسئلہ میں وسعت ہے لہٰذا اسے سنت و بدعت سے تعبیر نہ کیا جائے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] صحیح بخاری، الصلوۃ: ۳۵۰۔

[2] بیہقی، ص: ۱۴۲، ج ۳۔

[3] سنن دار قطنی، ص: ۱۸۹، ج ۲۔

[4] صحیح بخاری، حدیث نمبر ۱۱۰۲۔

[5] مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۲، ص: ۴۵۲۔

[6] مصنف ابن ابی شیبہ حوالہ مذکور۔

[7] سنن ترمذی حدیث نمبر: ۵۴۴۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ اصحاب الحدیث]

جلد:3، صفحہ نمبر:100

محدث فتویٰ